سوال

ایک بچے عورت کے بیٹے کے ساتھ اس کا دودھ پیا، پھر اس عورت کو طلاق ہوگئی اور اس نے کسی اور مرد سے شادی کرلی اور اس خاوند سے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوئیں، اور اسی طرح اس کے پہلے خاوند نے بھی کسی دوسری عورت سے شادی کرلی اور اس سے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوئیں میرا سوال یہ ہے کہ: مجھے اس بچے کے رضاعی بہن بھائیوں کے متعلق بتائیں آیا وہ اس عورت کے بیٹے بیٹیاں ہیں یا کہ اس مرد کے، یہ علم میں رہے کہ وہ عورت کہتی ہے کہ اس نے بچے کئی ایام دودھ پلایا ہے اس کا بیٹا ایک پستان سے اور دوسرا بچہ دوسرے پستان سے دودھ پیتا تھا؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

1 جب کوئی بچہ یا بچی کسی عورت کا پانچ رضاعت دو برس کی عمر میں دودھ چھڑانے سے قبل دودھ پی لے تو آئمہ کا اتفاق ہے کہ وہ حرمت و تحریم میں اس کا رضاعی بیٹا بن جائیگا، اور وہ شخص جس کی وطئ کی بنا پر وہ دودھ آیا اس دودھ پینے والے بچے کا رضاعی باپ بن جائیگا اس میں مشہور آئمہ کا اتفاق ہے اور اسے "لبن الفحل" کا نام دیا جاتا ہے، اور اس کا ثبوت سنت نبویہ میں ملتا ہے

2 اور جب مرد اور عورت دودھ پینے والے بچے کے رضاعی والدین بن گئے تو ان دونوں کی ساری اولاد اس دودھ پینے والے بچے کے رضاعی بہن بھائی ہونگے، چاہے وہ صرف والد کی جانب سے ہوں، یا پھر عورت کی جانب سے یا دونوں کی جانب سے، یا وہ ان دونوں کے رضاعی بچے ہوں

وہ سب اس دودھ پینے والے بچے کے رضاعی بہن بھائی بن جائینگے، چاہے مرد کی دو بیویاں ہوں اور ایک بیوی نے بچے کو اور دوسری بیوی نے بچی کو دودھ پلایا تو یہ دونوں رضاعی بہن بھائی ہونگے، اور دونوں میں ایک کے لیے بھی دوسرے کے ساتھ شادی کرنا جائز نہیں اس میں جمہور علماء اور آئمہ اربعہ کا اتفاق ہے

اور اس مسئلہ کے متعلق ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

"وطئ ایک ہے" یعنی جس مرد نے دونوں عورتوں کے ساتھ وطئ کی حتی کہ دودھ آیا ہے وہ شخص ایک ہی ہے

1 مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ اس میں کوئی فرق نہیں کہ جس بچے نے عورت کا دودھ پیا ہے اس سے پہلی والی اولاد اور اس کے بعد پیدا ہونے والی اولاد میں کوئی فرق نہیں وہ سب اس کے رضاعی بہن بھائی ہونگے

دیکھیں: مجموع الفتاوی (34/31-32).

4 عورت اور اس کی نسبی یا رضاعی اولاد اور بیٹیوں کا دوسرے خاوند کے ساتھ ولدیت کے اعتبار سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ دودھ تو پہلے خاوند کا ہے اور وہ ان سب کا والد ہے، لیکن اتنا ہے کہ دوسرا خاوند وہ ان کی والدہ کا خاوند ہے، اور اس شخص سے ان کی والدہ کی شادی کرنے سے اس عورت کی بیٹیاں اس پر حرام ہوجائینگی کیونکہ وہ اس کی ربیبہ بن جائینگی (یعنی وہ اس کی پرورش میں ہیں) اور اس شخص نے ان کی ماں سے دخول کرلیا ہے تو وہ اس کے لیے حرام ہوجائینگی

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور تمہاری وہ پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں، تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو النساء (23).

اور عورت کی رضاعی بیٹیوں کا دوسرے خاوند کے ساتھ کیا تعلق ہوگا جس کا دودھ نہیں ہے، آیا وہ ان کی ماں کا خاوند ہونے کی بنا پر حرام ہونگی یا کہ حرام نہیں ہیں، اس میں علماء کرام کا معتبر اختلاف پایا جاتا ہے

جمہور علماء کی رائے میں عورت کی رضاعی بیٹیاں دوسرے خاوند پر حرام ہیں کیونکہ وہ ان کی رضاعی ماں کا خاوند ہے

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے راجح یہ قرار دیا ہے کہ وہ اس پر حرام نہیں ہونگی، اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی اسی کی متابعت کی ہے

کیونکہ حدیث میں ہے :

" رضاعت سے بھی وہی حرام ہوتی ہیں جو نسب سے حرام ہوتی ہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2645).

جمہور علماء کرام نے خاوند پر جن رضاعی بیٹیوں کو یہاں حرام قرار دیا ہے وہ نسب کے اعتبار سے حرام نہیں، بلکہ وہ تو سسرالی رشتہ کی بنا پر حرام ہیں، اس لیے یہ اس حدیث میں داخل ہی نہیں ہوتی

اس قول کی بنا پر جنہیں اس عورت نے دودھ پلایا ہے انہیں چاہیے کہ وہ اس کے دوسرے خاوند سے پردہ کریں کیونکہ وہ ان کا محرم نہیں

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اور اگر کوئی شخص اس مسئلہ میں درمیانی حالت میں جائے اور وہ جمہور کے قول کے مطابق اس کے نکاح کو حرام کہے اور شیخ الاسلام کے قول کے مطابق کہ وہ اس کے محرم میں شامل نہیں اور درمیانی راہ اختیار کرتے ہوئے احتیاط پر عمل کرے تو یہ وجہ بنتی ہے

کیونکہ اس طریقہ سے احتیاط سنت میں وارد ہے وہ یہ کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ اور عبد بن زمعہ کے غلام کے متعلق کا جھگڑا ہوا تو سعد رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے جسے میرے بھائی نے میرے سپرد کیا تھا اور یہ اس کا بیٹا ہے

اور عبد بن زمعہ کہنے لگا :

یہ میرا بھائی ہے اور میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے جو میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں عتبہ کی واضح مشابہت دیکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" اے عبد بن زمعہ تو تیرے لیے ہے، اور بچہ بستر کا ہے "

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ بنت زمعہ جو امہات المومنین میں شامل ہیں سے فرمایا :

"اے سودہ تم اس سے پردہ کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر(2053) صحیح مسلم حدیث نمبر(1457).

حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ اس کا بھائی ہے، لیکن پھر بھی فرمایا کہ تم اس سے پردہ کیا کرو، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں عتبہ کے ساتھ واضح مشابہت دیکھی تھی

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم احتیاط پر مبنی ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شبہ کی بنا پر اس سے پردہ کرنے کا حکم دیا، اور سودہ کے بھائی ہونے کا فیصلہ اس لیے دیا کہ وہ ان کے والد کے بستر پر پیدا ہوا تھا"

ماخوذاز: دروس الحرم المکی جلد(3) صفحہ(245).

مزید تفصیل کے آپ سوال نمبر(40226) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

45620